رشتے داروں سے حسنِ سلوک کیجیے

Qur'an Kaay Moti

RAMADAN-2020

Lesson-13

Al-Huda International

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن کے موتی

رشتے داروں سے حسنِ سلوک کیجیے

وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ
وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ (الرعد :21)

اور وہ جو اس چیز کو ملاتے ہیں جس کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ اسے ملایا جائے اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب کا خوف رکھتے ہیں۔

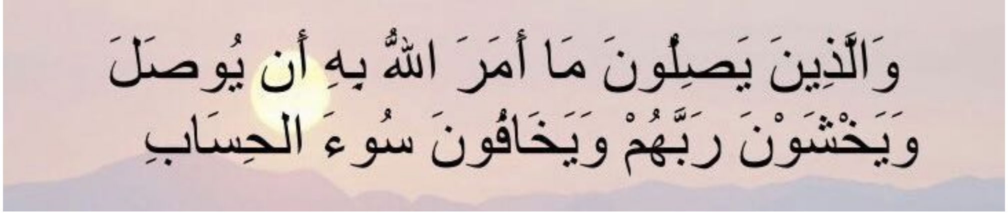

وَالَّذِيْنَ
اور وہ جو

يَصِلُوْنَ	مَآ	اَمَرَ	اللّٰهُ	بِهٖٓ
جوڑتے ہیں	اس کو جو	حکم دیا	اللہ نے	جس کا

اَنْ	يُّوْصَلَ
کہ	وہ جوڑا جائے

وَيَخْشَوْنَ	رَبَّهُمْ
اور وہ ڈرتے ہیں	اپنے رب سے

وَيَخَافُوْنَ	سُوْٓءَ	الْحِسَابِ ﴿21﴾
اور وہ ڈرتے ہیں	برے	حساب سے

انسان اس دنیا میں تنہا زندگی بسر نہیں کر سکتا باہمی میل ملاپ اس کی ضرورت ہے کیونکہ ایک دوسرے سے ملاقات سے انسان کو سکون ملتا ہے ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع ملتا ہے لیکن خوش گوار زندگی کے لئے ضروری ہے کہ جن لوگوں کے ساتھ اس کا قریبی تعلق ہے ان کے ساتھ تعلقات بھی اچھے ہوں انسان ایک معاشرے میں کس طرح رہے اس کے تعلقات کیسے خوشگوار ہوں اس کا طرز عمل کیسا ہو اس کا رویہ دیگر انسانوں کے ساتھ کیسا ہو اس بارے میں ہمارا دین ہمیں بہترین رہنمائی دیتا ہے اور وہ یہ کہ لوگ ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوں ان کا دل ایک دوسرے کے خلاف حسد بغض اور کینے سے خالی ہو وہ دوسرے کی کامیابی پر خوش ہوں اگر دوسرے سے کوئی تکلیف پہنچے تو عفو درگزر کا معاملہ کرنے والے ہوں اور اس طرح اللہ نے برائی کو بھلائی سے دور کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ باہمی تعلقات میں رخنے پیدا نہ ہوں آپؐ نے فرمایا "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے سب سے بہتر ہوں"۔

انسان کا سب سے پہلا امتحان خود اپنے گھر کے اندر ہوتا ہے قریبی رشتوں کے ساتھ ہوتا ہے اکثر ایسے معاملات پیش آتے ہیں جن سے انسان دل برداشتہ ہو جاتا ہے لیکن اللہ کی نظر میں وہی اچھا ہے جو صبر سے کام لیتے ہوئے ان رشتوں کو نبھائے اور ان سے حسن سلوک کرتا رہے ایسے شخص کے لئے انجام بھی اچھا ہے اور انعام بھی اچھا ہے۔

پچھلی آیت سے ربط

اسی آیت سے پہلے ذکر آیا ہے بے شک اولی الالباب نصیحت پکڑتے ہیں

إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ (الرعد:19)

اولی الالباب کون ہیں؟۔۔۔ أنهم يصلون كل ما أمر الله - تعالى - بوصله كصلة الأرحام، وإفشاء السلام، وإعانة المحتاج، والإحسان إلى الجار

[الوسيط لطنطاوی]

"وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ" کا معنی

"وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ" یہ ان تمام امور کے لیے عام ہے جن کو اللہ نے ملانے کا حکم دیا ہے۔

مثلاً اللہ اور اس کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ پر ایمان، اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت، اللہ وحدہ کی عبادت اور اس کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کی اطاعت کے لیے سر تسلیم خم کرنا۔ سب اس میں داخل ہے۔

یہ لوگ اپنے ماں باپ کے ساتھ قولی اور فعلی حسن سلوک کے ذریعے سے صلہ رحمی کرتے ہیں اور ان کی نافرمانی نہیں کرتے۔

اسی طرح اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اپنے قول و فعل میں حسن سلوک کے ذریعے سے صلہ رحمی کرتے ہیں۔

اپنی بیویوں، اپنے دوستوں، ساتھیوں اور اپنے غلاموں کے دین اور دنیاوی حقوق کی کامل ادائیگی کے ذریعے سے حسن سلوک سے پیش آتے ہیں۔ (تفسیر السعدی)

وصل کا اصل معنی

الاحسان واکرام صلہ رحمی کے لیے

اطاعت کے سارے کام

ہر تعلق والے سے احسان کرنا

ماؤں کی طرف سے نسب کے رشتے اور باپوں کی طرف سے نسب کے رشتے،

یہ تمام تعلقات کے لیے بھی ہے کہ تمام تعلق والے لوگوں سے محبت اور احسان کا معاملہ کیا جائے (دوستوں سے بھی)

ایمان والوں کا اپنے مشرک والدین کے ساتھ بھی صلہ رحمی کرنا

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں میری والدہ جو مشرکہ تھیں، میرے یہاں آئیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور کہا کہ وہ میرے پاس (کچھ مالی تعاون کی امید سے آئی ہیں، تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ [صحیح البخاری:2620]

وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ

اور وہ سبب جس کی بنا پر بندہ ان امور کو ملاتا ہے جن کو اللہ نے ملانے کا حکم دیا ہے وہ اللہ اور روز حساب کا خوف ہے۔ اسی لیے فرمایا : "وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ"
یعنی وہ اللہ سے ڈرتے ہیں،
اللہ کا خوف اور قیامت کے دن اس کے حضور پیش ہونے کا ڈر انہیں اللہ کی نافرمانی کے ارتکاب اور اس کے احکام میں کوتاہی سے بچاتا ہے،
ان کا یہ رویہ عذاب کے ڈر اور ثواب کی امید کی بنا پر ہے۔(تفسیر السعدی)

قیامت کے دن کی ہولناکیاں اور حساب کتاب کی باریکیوں کے ڈر سے

برے حساب سے مراد

فرقد کہتے ہیں کہ مجھ سے ابراہیم نے پوچھا تدری ما (سوء الحساب)
"سوء الحساب" اس حساب کو کہتے ہیں جس میں ہر چیز کی پوچھ گچھ کی جائے اور اس کا پورا پورا احاطہ کیا جائے، اور اس میں تنقید کی جائے۔
اور جس سے یہ حساب کیا جائے گا اس کو عذاب دیا جائے گا۔
(تفسیر القرطبی)

خشیت اور خوف میں فرق

راغب نے ان دونوں کا فرق بیان کیا ہے پس وہ کہتے ہیں کہ
خشیت ایسا خوف ہوتا ہے جس میں تعظیم ملی ہوتی ہے اور اکثر یہ
خوف علم کی وجہ سے ہوتا ہے،(تفسير القرطبي)
اور بعض علماء کہتے ہیں کہ خشیت شدید ترین خوف کو کہتے ہیں
کیونکہ یہ عرب کے قول "شجرة خشية"۔۔۔۔سے معروف ہے یعنی
خشک پودا / خشک درخت۔ (تفسير القرطبي)

خشیت	خوف
اللہ کے لئے	آخرت کے لئے

اللہ کی خشیت سے مراد

قَالَ أَنْ تَخْشَى اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ.
[صحیح مسلم:108]

فرمایا: تم اللہ سے اس طرح ڈرو کہ گویا تم اللہ کو دیکھ رہے ہو
اگر یہ مرتبہ حاصل نہ ہو تو (تو کم از کم) اتنا یقین رکھو کہ اللہ تم کو
دیکھ رہا ہے۔

اہل ایمان کا آخرت کے دن سے خوف کھاتے ہوئے نیک اعمال کرنا

رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ [النور:37]

وہ مرد جنھیں اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ کوئی تجارت غافل کرتی ہے اور نہ کوئی خرید و فروخت، وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا () وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا () إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا () إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا (الانسان:10-7)

جو اپنی نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی مصیبت بہت زیادہ پھیلی ہوئی ہو گی۔ اور وہ کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو۔ (اور کہتے ہیں) ہم تو صرف اللہ کے چہرے کی خاطر تمھیں کھلاتے ہیں، نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔ یقینا ہم اپنے رب سے اس دن سے ڈرتے ہیں جو بہت منہ بنانے والا، سخت تیوری چڑھانے والا ہو گا

وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ

صلہ رحمی کا معنی و مفہوم

لغوی تعریف

ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ملانا حتی کہ
وہ اس سے چمٹ جائے
ھجران "کی یعنی چھوڑنے کی ضد ہے

اصطلاحی تعریف

ابن منظور نے لغوی اور اصطلاحی معنوں کے درمیان تعلق کو واضح کرتے ہوئے کہا: یہ کنایہ ہے ان رشتہ داروں پر احسان کرنے کے بارے میں جو نسبی اور سسرالی ہوں، ان پر شفقت کرنا، اور ان کے ساتھ نرمی سے پیش آنا اور ان کے احوال کی رعایت کرنا اگرچہ وہ دور کے رشتہ دار ہوں یا وہ بدسلوکی کرتے ہوں۔
اور قطع رحمی ان سب چیزوں کے برعکس کو کہتے ہیں، گویا جب وہ ان پر احسان کرتا ہے تو اپنے اور ان کے درمیان قرابت داری اور سسرالی رشتے داری اور جائز صلے اور عطیے کو ملاتا ہے۔[نضرۃ النعیم]

صلہ رحمی کی جامع تعریف

صلہ رحمی کا جامع معنی یہ ہے کہ جتنا ہو سکے رشتہ داروں کو خیر پہنچانا اور حسب طاقت جتنا ہو سکے ان سے شر کو دور کرنا۔

[شرح نووی للعثیمین]

رشتے داروں کے ساتھ احسان کرنا

امام نووی کہتے ہیں: صلہ رحمی رشتہ داروں پر اس انداز میں احسان کرنا ہے کہ وہ صلہ رحمی کرنے والے کے اور جس کے ساتھ صلہ رحمی کی جارہی ہے اس کے حالات کے مناسب ہو، کبھی یہ مال کے ذریعے ہوتی ہے اور کبھی خدمت کرنے سے، اور کبھی صرف ملاقات اور سلام وغیرہ کرنے سے ہوتی ہے۔[نضرۃ النعیم]

رشتے داروں کے ساتھ شفقت و نرمی کا معاملہ کرنا

ابن اثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ رشتے داروں کے ساتھ احسان کرنے کی طرف اشارہ ہے، خواہ وہ حسب نسب سے رشتے دار ہوں یا سسرالی رشتے دار ہوں،

اور ان پر شفقت کرنا اور ان کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرنا اور ان کے حالات کا خیال رکھنا۔

اور اسی طرح اگر وہ دور کے رشتے دار ہوں یا وہ بدسلوکی کرنے والے ہوں تو بھی ان کے ساتھ احسان کرنا اور قطع رحمی ان تمام چیزوں کے برعکس ہے۔

صلہ رحمی کی حقیقت

فوائد کا تبادلہ کرنا صلہ رحمی نہیں ہے یہ کہ اگر تمہارے رشتے دار تمہارے ساتھ صلہ رحمی کریں تو تم بھی ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور اگر وہ تم سے دور چلے جائیں تو تم بھی دور چلے جاؤ یہ صلہ رحمی کی صفت نہیں ہے یہ تو ایک دوسرے کو بدلہ دینا ہے لیکن صلہ رحمی کا معاملہ ان تمام چیزوں سے بلند ہے۔

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی کام کا بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص ہے کہ جب اس کے ساتھ صلہ رحمی والا معاملہ ختم کردیا جائے وہ پھر بھی صلہ رحمی کرے۔ [صحیح البخاری:5991]

صلہ رحمی کا حق

سلیمان بن موسیٰ کہتے ہیں کہ ابن محیریز سے کہا گیا کہ رشتے داروں کا کیا حق ہے؟
انہوں نے کہا اگر رشتے دار آپ کی طرف آئیں تو ان کا استقبال کیا جائے اور اگر وہ پیٹھ پھیر کر جائیں تو ان کے پیچھے جایا جائے۔ [مکارم الأخلاق لابن أبي الدنیا ص 85 رقم: 256].

صلہ رحمی کی دو قسمیں

قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ وہ رشتے داری جس کو ملایا جاتا ہے یہ عام ہوتی ہے اور خاص ہوتی ہے،
پس عام صلہ رحمی دین پر مبنی ہے یعنی کسی صاحب ایمان کے ساتھ تعلق ہونا پس اس کو باہمی محبت اور خیر خواہی اور عدل و انصاف اور واجب اور مستحب حقوق بجالانے کے ساتھ ملانا واجب ہے،
اور خاص صلہ رحمی یہ ہے کہ آپ ان تمام چیزوں کے ساتھ خرچ کو بڑھادیں اور ان کے حالات کی خبرگیری کرتے رہیں اور ان کی غلطیوں کو نظر انداز کرتے رہیں۔(فتح الباري:10/ 418).

صلہ رحمی کی اہمیت

رشتے داروں سے حسن سلوک کا حکم

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مُعْرِضُونَ

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو گے اور ماں باپ اور قرابت والے اور یتیموں اور مسکینوں سے احسان کرو گے اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو، پھر تم پھر گئے مگر تم میں سے تھوڑے اور تم منہ پھیرنے والے تھے (البقرۃ:83)

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
اور جب لیا ہم نے پختہ عہد بنی اسرائیل سے

لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ
نہ تم عبادت کرو گے مگر اللہ کی

وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
اور ساتھ والدین کے احسان کرنا

وَّ ذِى الْقُرْبٰى
اور رشتہ داروں

وَ الْيَتٰمٰى
اور یتیموں

وَ الْمَسٰكِيْنِ
اور مسکینوں کے

وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا
اور کہو لوگوں سے اچھی (بات)

وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
اور قائم کرو نماز

وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ
اور ادا کرو زکوٰۃ

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ
پھر منہ موڑ لیا تم نے سوائے قلیل تعداد کے تم میں سے

وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ
اور تم اعراض کرنے والے ہو

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّٰہَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا

اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور قرابت والے کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور قرابت والے ہمسائے اور اجنبی ہمسائے اور پہلو کے ساتھی اور مسافر (کے ساتھ) اور (ان کے ساتھ بھی) جن کے مالک تمھارے دائیں ہاتھ بنے ہیں، یقینا اللہ ایسے شخص سے محبت نہیں کرتا جو اکڑنے والا، شیخی مارنے والا ہو۔

(النساء:36)

(النساء:36)

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ
اور عبادت کرو اللہ کی

وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا
اور نہ تم شریک کرو ساتھ اس کے کسی چیز کو

وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
اور ساتھ والدین کے احسان کرنا

وَّبِذِي الْقُرْبٰى
اور ساتھ قرابت داروں کے

وَالْيَتٰمٰى
اور یتیموں کے

وَالْمَسٰكِيْنِ
اور مسکینوں کے

وَالْجَارِ
اور پڑوسی

ذِي الْقُرْبٰى
قرابت دار کے

وَالْجَارِ
اور پڑوسی

الْجُنُبِ
اجنبی کے

وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ

اور ساتھی پہلو کے

وَابْنِ السَّبِيْلِ

اور مسافر/راہ گیر کے

وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

اور جن کے مالک ہوئے دائیں ہاتھ تمہارے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

بے شک اللہ نہیں وہ پسند کرتا

مَنْ كَانَ

اسے جو ہو

مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۟ (36)

خود پسند فخر کرنے والا

رشتے دار باقی سب کی نسبت زیادہ حق دار

وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

اور رشتے دار اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں۔ بے شک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے (الأنفال:75)

ایمان لانے کے بعد اللہ کو محبوب عمل

خثعم قبیلہ کے ایک آدمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جبکہ آپؐ اپنے صحابہ کے پاس بیٹھے تھے میں نے کہا: آپ ہیں وہ جو یقین رکھتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول کون سے اعمال اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ پر ایمان۔

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول پھر کونسا عمل؟ آپؐ نے فرمایا: صلہ رحمی۔

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول پھر کونسا عمل؟ آپؐ نے فرمایا: نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول کون سے اعمال اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول پھر کونسا عمل؟ آپؐ نے فرمایا: قطع رحمی۔

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول پھر کون سا عمل؟ آپؐ نے فرمایا: برائی کا حکم دینا اور نیکی سے روکنا۔

[صحیح الترغیب والترھیب:2522]

درجے کے لحاظ سے بہترین اور بدترین

ابو کبشہ انماری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔: دنیا چار قسم کے لوگوں کی ہے،

ایک وہ آدمی جسے اللہ عزوجل نے مال اور علم سے نوازا ہو، وہ اس بارے اپنے رب سے ڈرتا ہو، صلہ رحمی کرتا ہو اور اس میں اللہ عزوجل کا حق پہچانتا ہو ، اس کا درجہ سب سے اونچا ہے،

دوسرا وہ آدمی جسے اللہ عزوجل نے علم عطاء فرمایا ہو لیکن مال نہ دیا ہو اور وہ کہتا ہو کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی اس شخص کی طرح عمل کرتا۔ آپ نے فرمایا: یہ دونوں اجروثواب میں برابر ہیں۔

تیسرا وہ آدمی جسے اللہ عزوجل نے مال سے تو نوازا ہو لیکن علم نہ دیا ہو، وہ بدحواسی میں اسے ناحق مقام پر خرچ کرتا رہے، نہ اپنے رب سے ڈرے، نہ صلہ رحمی کرے اور نہ اپنے رب عزوجل کا حق پہچانے۔ اس کا درجہ سب سے بدترین ہے،

اور چوتھا وہ آدمی جسے اللہ نے نہ مال سے نوازا ہو اور نہ ہی علم سے اور وہ یہ کہتا ہو کہ اگر میرے پاس بھی اس شخص کی طرح مال ہوتا تو میں بھی اسے اس شخص کی طرح کے کاموں میں خرچ کرتا، یہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔ [مسند احمد:18031]

نبی ﷺ کی مکی دور میں ابتدائی تعلیم

عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مکہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں نبی ہوں۔ پھر میں نے پوچھا: نبی کیا ہوتا ہے؟

آپ نے فرمایا: مجھے اللہ نے بھیجا ہے۔

میں نے کہا: آپ کو کیا (پیغام) دے کر بھیجا ہے؟

آپ نے فرمایا: اللہ نے مجھے صلہ رحمی کرنے، بتوں کو توڑنے، اللہ کو ایک قرار دینے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے (کا پیغام) دے کر بھیجا ہے

[صحیح مسلم:1967]

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے سات باتوں کا حکم دیا ہے (ان میں سے ایک) یہ کہ میں قرابت دار سے تعلق قائم رکھوں اگرچہ وہ پیٹھ پھیرے

[مسند احمد:21453]

اتقوا الله وصلوا أرحامكم

نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کا تقوی اختیار کرو اور صلہ رحمی کرو

[السلسلۃ الصحیحۃ:869]

نبی ﷺ کی آخری وصیت

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی بیماری (کے ایام) میں کہا: تمہارے رشتہ دار، تمہارے رشتہ دار (یعنی رحم کے رشتوں کو توڑنے سے بچو

[السلسلۃ الصحیحۃ:736]

صلہ رحمی کے فائدے

صلہ رحمی آپس میں محبت بڑھانے کا ذریعہ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ: جو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرے اور صلہ رحمی کرے، اس کی موت میں تاخیر کر دی جاتی ہے، اور اس کے مال میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے گھر والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ [صحیح الأدب المفرد:43]

صلہ رحمی کی وجہ سے عمر میں برکت ہونا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے سنا آپؐ نے فرمایا: کہ جس شخص کو پسند ہو کہ اس کے رزق میں وسعت ہو یا اس کی عمر دراز ہو تو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے [صحیح البخاری:2067]

رزق میں اضافہ ہونا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کی عمر میں برکت اور رزق میں اضافہ ہو جائے، اسے چاہیے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرے اور صلہ رحمی کیا کرے

[مسند أحمد:13401]

مال اور اولاد میں برکت ہونا

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نیکی کا بہت جلد اجر مل جاتا ہے وہ صلہ رحمی ہے۔یہاں تک کہ کچھ گھرانوں کے لوگ فاجر و فاسق ہوتے ہیں، جب وہ صلہ رحمی کرتے ہیں تو ان کے اموال بڑھ جاتے ہیں اور ان کے افراد کی کثرت ہو جاتی ہے

[صحیح الترغیب والترھیب:2537]

مال میں اضافہ ہونا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تین چیزیں برحق ہیں۔

(1)۔جس بندے پر ظلم ہو اور وہ اللہ عزوجل کی خاطر اس پر خاموشی اختیار کر لے اللہ اپنی مدد کے ذریعے اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے۔

(2)۔جو آدمی صلہ رحمی کے لیے جود و سخا کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ اس کے مال میں اتنا ہی اضافہ کرتا ہے۔

(3)۔اور جو آدمی اپنے اوپر مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے تاکہ اپنا مال بڑھا لے تو اللہ عزوجل اس کی قلت میں اور اضافہ کر دیتا ہے۔ [مسند أحمد:9624]

رشتے دار کو صدقہ کرنے کا دہرا اجر ملنا

سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک مسکین آدمی کو صدقہ دینا صرف صدقہ ہے جب کہ قرابت دار کو صدقہ دینا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی

[سنن النسائي:2582]

بڑے اجر کا باعث

عمر بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جان لو کہ فرض نماز ادا کرنے کے لیے اٹھائے جانے والے قدم کے بعد رشتے داری کو ملایا جانے والا قدم اجر میں سب سے زیادہ بڑا ہے

[مکارم الأخلاق لابن أبي الدنيا صـ 82 رقم: 245].

اثر باقی رہنا

طیبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ دنیا میں رشتے داری ملانے والے کے اثر کو لمبی دیر تک باقی رکھتا ہے تو وہ جلدی کمزور نہیں پڑتا جیسا کہ رشتے داری کاٹنے والے کے اثرات کمزور پڑ جاتے ہیں۔ [فتح الباري لابن حجر العسقلاني ج10 ص416].

قبر میں صلہ رحمی کا کام آنا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میت کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ ان کے پلٹ جانے کے وقت ان کی جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ سو اگر وہ مومن ہوتا ہے تو نماز اس کے سرہانے ہوتی ہے، روزہ اس کی دائیں طرف ہوتا ہے، زکوۃ اس کی بائیں طرف ہوتی ہے اور دیگر نیک کام صدقہ، صلہ رحمی، نیکی اور لوگوں سے اچھائی اس کے دونوں پاؤں کے پاس ہوتے ہیں۔
سو اس کے پاس اس کے سرہانے کی طرف سے آیا جاتا ہے تو نماز کہتی ہے میری طرف سے آنے کا راستہ نہیں ہے، پھر اس کے داہنے طرف سے آیا جاتا ہے تو روزہ کہتا ہے میری طرف سے آنے کا راستہ نہیں ہے، پھر اس کے بائیں طرف سے آیا جاتا ہے، تو زکوۃ کہتی ہے میری طرف سے آنے کا راستہ نہیں،
پھر اس کے دونوں پاؤں کی طرف آیا جاتا ہے تو نیک اعمال، صدقہ و نیکی اور لوگوں سے اچھا سلوک کہتے ہیں کہ میری طرف سے آنے کا راستہ نہیں ہے۔ [صحیح الترغیب والترھیب:3561]

آخرت میں رشتے داری کا کام آنا

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ (الطور:21)

اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد کسی بھی درجے کے ایمان کے ساتھ ان کے پیچھے چلی، ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیں گے اور ان سے ان کے عمل میں کچھ کمی نہ کریں گے، ہر آدمی اس کے عوض جو اس نے کمایا گروی رکھا ہوا ہے۔

جنت میں لے جانے والا عمل

ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے کہا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ ایک شخص نے کہا اسے کیا ہو گیا ہے؟ اسے کیا ہو گیا ہے؟

نبی ﷺ نے فرمایا: صاحب حاجت ہے اور اسے کیا ہوا ہے؟ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو،

زکوۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔ [صحیح البخاری:1396]

سلامتی سے جنت میں لے جانے کا باعث

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سلام پھیلاؤ، اچھی گفتگو کرو، صلہ رحمی کرو اور راتوں کو جب لوگ سو رہے ہوں تم قیام کرو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ [مسند أحمد:10399]

قطع رحمی کی مذمت اور اس کے نقصانات

الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (البقرۃ:27)

جو اللہ کے عہد کو اس کے مضبوط باندھنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جس چیز کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اس کو کاٹ ڈالتے ہیں اور وہ زمین میں فساد کرتے ہیں، یہی لوگ دراصل خسارہ پانے والے ہیں

لعنت والا فعل

وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ (الرعد:25)

اور وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اس چیز کو کاٹ دیتے ہیں جس کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ اسے ملایا جائے اور زمین میں فساد کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کے لیے لعنت ہے اور انہی کے لیے اس گھر کی خرابی ہے۔

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ مجھے عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ رشتے داری کو توڑنے والے کا ساتھی نہ بن پس بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کی دو آیات میں ایسے شخص پر لعنت فرمائی ہے۔

ایک آیت سورۃ الرعد میں ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے: وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ (الرعد:25) اور وہ لوگ جو اس چیز کو کاٹ دیتے ہیں جس کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ اسے ملایا جائے اور زمین میں فساد کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کے لیے لعنت ہے اور انھی کے لیے اس گھر کی خرابی ہے۔

اور ایک آیت سورۃ محمد ﷺ میں ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے: فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ () أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ (محمد:23-22) پھر یقینا تم قریب ہو اگر تم حاکم بن جاؤ کہ زمین میں فساد کرو اور اپنے رشتوں کو بالکل ہی قطع کردو۔یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی۔ پس انھیں بہرا کردیا اور ان کی آنکھیں اندھی کردیں۔

[مساوئ الأخلاق للخرائطي صـ315].

جس نے رشتوں کو توڑا، اللہ اسے توڑے گا

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے اپنی انگلی کو موڑا اور
فرمایا: رحم رحمن عزوجل سے ملی ہوئی ایک شاخ ہے۔
اُس کے لیے تیز زبان ہے، جو چاہتی ہے وہ بولتی ہے،
جس نے اُس کو ملایا اللہ اُس کو ملائے گا، اور جس نے
اس کو توڑا اللہ اُس کو توڑے گا۔ السلسلۃ الصحیحۃ:6683

قطع رحمی اعمال کی قبولیت میں رکاوٹ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں
میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے
سنا ہے یقینا بنی آدم کے اعمال ہر جمعرات کو پیش
کیے جاتے ہیں اور کسی قطع رحمی کرنے والے
کے اعمال قبول نہیں کیے جاتے

[مسند أحمد:10272]

قطع رحمی دنیاوی تنگی کا باعث

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قطع رحمی کی یا جھوٹی قسم اٹھائی وہ مرنے سے پہلے اس کا وبال دیکھ لے گا۔

[السلسلة الصحيحة:1121]

دنیا میں ہی سزا ملنے والا گناہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی گناہ اس لائق نہیں ہے کہ اللہ اسکے کرنے والے کو دنیا میں جلدی سزا دے دے اور اس کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی اس کی (سزا) جمع رکھے سوائے قطع رحمی، خیانت اور جھوٹ کے۔ [صحيح الجامع الصغير:5705]

تین دن سے زیادہ ناراضگی پر وعید

ہشام بن عامر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ تین دن سے زیادہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے قطع تعلق رکھے اگر دونوں ہی تین دن سے زیادہ قطع کلامی کیے رہے تو وہ جب تک اس حال پر رہیں گے حق سے دور رہیں گے اور جو پہلے رجوع کر لے گا اس کا یہ پہل کرنا اس کے لیے کفارہ بن جائے گا۔

اگر اس نے دوسرے کو سلام کیا لیکن اس نے جواب نہ دیا تو سلام کرنے والے کو فرشتے جواب دیں گے اور رد کرنے والے کو شیطان۔ اگر وہ دونوں قطع تعلقی کی حالت میں ہی مرگئے تو جنت میں کبھی اکٹھے نہ ہوسکیں گے۔ [مسند أحمد:16267

ایک سال تک قطع رحمی کیئے رہنا خون بہا دینے کے مترادف ہے

ناراضگی کی حالت میں وفات پر وعید

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زائد چھوڑے رکھے۔ پس جس نے تین دن سے زائد چھوڑ دیا اور اسی حالت میں مرگیا تو وہ آگ میں جائے گا۔ [سنن أبي داود:4916]

قرب قیامت کی نشانی

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک ہر طرف بے حیائی عام نہ ہو جائے، قطع رحمی اور برا پڑوس عام نہ ہو جائے اور جب تک خائن کو امین اور امین کو خائن نہ سمجھا جانے لگے۔ [مسند احمد:6514]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے قریب سلام صرف پہچان کے لوگوں کو کیا جانے لگے گا،

تجارت پھیل جائے گی، حتی کہ عورت بھی تجارتی معاملات میں اپنے خاوند کی مدد کرنے لگے گی،

قطع رحمی ہونے لگے گی،

جھوٹی گواہی دی جانے لگے گی، سچی گواہی کو چھپایا جائے گا،

اور قلم کا چرچا ہوگا [مسند احمد:3870]

جنت سے محرومی کا باعث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ [صحیح مسلم:6685]

صلہ رحمی کے درجے

رشتے داری کے اعتبار سے صلہ رحمی کے درجے

رحمی کے مختلف درجات ہیں ان میں بعض درجات بعض سے بلند ہیں اور سب سے کم درجے کی صلہ رحمی قطع تعلق کو چھوڑ دینا اور گفتگو کے ذریعے صلہ رحمی کرنا ہے اگرچہ سلام کے ذریعے ہی ہو۔

اورصلہ رحمی انسان کی قدرت اور رشتے داروں کی ضرورت کے مطابق مختلف ہوگی بعض صلہ رحمی واجب ہوتی ہیں، اور بعض مستحب ہوتی ہیں،

اور اگر کوئی اس میں سے کچھ صلہ رحمی کرے لیکن اس کو مکمل طورپر بہت زیادہ ادا نہ کرے تو اس کو قطع رحمی کرنے والا نہیں کہا جائے گا۔

جو جتنا قریبی ہو اس کے ساتھ صلہ رحمی کو مقدم کیا جانا

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ مستحب ہے کہ نیکی میں ماں کو مقدم کیا جائے پھر باپ کو پھر اولاد کو پھر دادا، دادی، نانا، نانی پھر بھائی بہنوں کو۔

پھر باقی کے سارے محرم رشتے دار جیسے چچا، پھوپھی، ماموں خالائیں۔

جو جتنا قریبی ہے اس کو مقدم کیا جائے۔

اسی طرح والدین کی جانب سے رشتے داروں کو باقی رشتے داروں پر مقدم کیا جائے گا۔

پھر رحم کے رشتے داروں میں سے غیر محرم کے ساتھ نیکی کی جائے جیسے چچا کا بیٹا اور بیٹی، ماموں اور خالہ کے بچے وغیرہ پھر سسرالی رشتے دار [شرح مسلم للنووی]

والدین کے دوستوں کے ساتھ نیکی کرنا

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ مکہ کی طرف جاتے تو اپنے گدھے کو آسانی کے لئے ساتھ رکھتے تھے جب اونٹ کی سواری سے اکتا جاتے تو گدھے پر سوار ہو جاتے اور اپنے سر پر عمامہ باندھتے تھے۔

ایک دن (ابن عمر رضی اللہ عنہ) اپنے اسی گدھے پر سوار تھے ان کے پاس سے ایک دیہاتی آدمی گزرا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (اس دیہاتی) سے فرمایا: کیا تم فلاں بن فلاں کے بیٹے نہیں ہو؟ اس نے کہا: کیوں نہیں۔ انہوں نے اس (دیہاتی) کو اپنا گدھا دے دیا اور کہا کہ اس پر سوار ہو جاؤ اور اسے عمامہ دے کر کہا: کہ اسے اپنے سر پر باندھ لو۔

اس پر بعض ساتھیوں نے کہا کہ اللہ آپ کو بخشے۔ آپ نے اس اعرابی کو اپنا گدھا دے دیا ہے حالانکہ آپ نے اسے اپنی سہولت کے لئے رکھا ہوا تھا اور وہ عمامہ بھی جسے آپ اپنے سر پر باندھتے تھے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: بے شک نیکیوں میں سب سے بڑی نیکی آدمی کا اپنے باپ کی وفات کے بعد اس کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔ اور اس دیہاتی کا باپ عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔ [صحیح مسلم:6679]

رشتے دار کو باقی سب پر مقدم کرنا

عطا بن ابی رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وہ درہم جو میں رشتے داروں کو دوں جو مجھے اس ہزار درہم سے زیادہ محبوب ہے جو میں محتاج لوگوں میں تقسیم کروں،

وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ابو محمد اگرچہ میرے رشتے دار دولت میں میرے برابر اور میرے جیسے ہی ہوں؟ انہوں نے کہا کہ اگرچہ وہ تم سے زیادہ مال دار ہوں۔(مکارم الأخلاق لابن أبي الدنيا صـ 83 رقم: 247)

مشرک رشتے دار کے ساتھ صلہ رحمی

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک شخص کے یہاں ایک ریشمی حلہ فروخت ہو رہا ہے۔ تو آپ نے نبی ﷺ سے کہا کہ آپ یہ حلہ خرید لیجیے تاکہ جمعہ کے دن اور جب کوئی وفد آئے تو آپ اسے پہنا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے تو وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس بہت سے ریشمی حلے آئے اور آپؐ نے ان میں سے ایک جوڑا عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اسے کس طرح پہن سکتا ہوں جب کہ آپ خود ہی اس کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمانا تھا، فرما چکے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ اس لیے دیا کہ تم اسے بیچ دو یا کسی (غیر مسلم) کو پہنا دو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے مکے میں اپنے ایک بھائی کے گھر بھیج دیا جو ابھی اسلام نہیں لایا تھا۔ صحیح البخاری:2619

ہر قریبی اور دور کے رشتے دار سے صلہ رحمی کرنا

ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اپنے حسب نسب کو یاد رکھو جس کے ساتھ تم صلہ رحمی کر سکو،

اگر رشتہ داروں کو صلہ رحمی کے ساتھ قریب کیا جائے تو وہ دور نہیں ہوتے اگرچہ وہ دور ہوں،

اور رشتہ دار کو جب دور کر دیا جائے تو وہ قریب نہیں ہوتے اگرچہ وہ قریب ہی کیوں نہ ہوں،

اور ہر رشتہ داری قیامت کے دن اپنے صاحب کے سامنے آئے گی، وہ اس کے حق میں رشتہ داری ملانے کی گواہی دے گی اگر اس نے اس کو جوڑا ہو گا اور اس کے خلاف (کاٹنے کی) گواہی دے گی اگر اس نے اس کو کاٹا ہو گا

[صحیح الادب المفرد:73/54]

دعا

باہم محبت پیدا کرنے اور باہمی معاملات کی اصلاح کی دعا

اللَّهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِی أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِينَ بِهَا قَابِلِيهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا

اے اللہ ! ہمارے دلوں میں الفت پیدا فرما دے اور ہمارے آپس کے معاملات کی اصلاح کردے اور ہمیں سلامتی کے راستوں کی طرف راہ نمائی فرما اور ہمیں اندھیروں سے نجات دے کر نور کی طرف لے آ، اور ہمیں تمام ظاہری اور چھپی بدکاریوں سے محفوظ رکھ۔ اور ہمارے کانوں اور ہماری آنکھوں اور ہمارے دلوں اور ہماری گھر والیوں، اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما بلاشبہ تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور رحمت کرنے والا ہے اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا بنا دے اور ان کی تعریف کرنے والا اور ان کو قبول کرنے والا بنا دے اور ان (نعمتوں) کو ہم پر کامل فرما دے۔

✓ کرنے کے کام

- ✓ 1-ملاقات کرنا
- ✓ 2-مہمان نوازی کرنا
- ✓ 3-ان کی خبرگیری کرنا اور ان کے بارے میں پوچھتے رہنا اور ان کو سلام کہنا
- ✓ 4-ان کو اپنا مال دیں: اگر رشتے دار محتاج ہیں تو صدقے کی صورت میں دیں اور اگر وہ محتاج نہیں ہیں تو تحفے کی صورت میں دیں
- ✓ 5-ان کے بڑوں کی عزت کریں اور ان کے کمزوروں پر شفقت کریں
- ✓ 6-ان کو اس مرتبے پر اتاریں جس کے وہ حق دار ہیں اور ان کے مقام کو بلند کریں

✓ 7-ان کی خوشیوں میں ان کو مبارک بادپیش کرتے ہوئے شرکت کریں اور ان کے غموں میں ان کے ساتھ غم خواری کرتے ہوئے ان کی غمگساری کریں،

مثال کے طور پر کسی رشتے دار کی شادی ہوئی ہے یا اس کے ہاں اولاد ہوئی ہے یا اس کو ملازمت ملی ہے یا کوئی اور کام ہے تو آپ اس کو تحفے دے کر یا اس سے ملاقات کر کے اپنی خوشی کا اظہار کر کے اس کی خوشی میں شریک ہوں یا اس کے ساتھ مکالمہ کر کے اس کو برکت کی دعادیں اور جو اس کو عطا کیا گیا ہے اس پر خوشی کا اظہار کریں، تو اگر ان کا کوئی فوت ہوجائے یا ان کو کوئی مصیبت لاحق ہوجائے تو آپ ان کے ساتھ غمگساری کریں اور ان کے غم کو ہلکا کرنے کی کوشش کریں اور ان کو صبر کی نصیحت کریں اور ان کو صبر کرنے والوں کے اجر کی یاددہانی کروائیں۔

✓ 8-ان کے مریضوں کی عیادت کریں

✓ 9-ان کے جنازوں کے پیچھے جائیں

✓ 10-ان کی دعوت کو قبول کرنا

✓ 11-ان کے بارے میں اپنے سینوں کو صاف رکھنا، بغض نہ چھپائیں

ایسا شخص قوم کا سردار نہیں ہوسکتا جو اپنے دل میں کینہ رکھتا ہو۔

✓ 12-ان کے جھگڑے ہوئے لوگوں میں صلح کروانا

✓ 13-ان کے لیے دعا کریں اور اس پر ہر کسی کو قدرت حاصل ہے اور ہر کسی کو اس کی ضرورت بھی ہے۔

✓ 14-ان کو ہدایت کی طرف دعوت دیں اور ان کو نیکی کا حکم دیں اور ان کو برائی سے منع کریں

[المجتمع الامثل من وحی الکتاب والسنۃ]

- ✔ رشتوں کو سلام کے ذریعے تازہ رکھیں
- ✔ تحائف و عطیات دیں
- ✔ ان کی ضروریات پوری کریں
- ✔ ان سے اچھے اخلاق سے پیش آئیں
- ✔ جو کاٹے اس سے جوڑیں
- ✔ رشتے داروں سے اللہ کی خاطر ملاقات کے لیے جائیں
- ✔ ان کو تبلیغ کریں

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ

- ✔ بچوں کے ساتھ بھی صلہ رحمی کریں
- ✔ قطع رحمی کی قسم کو پورا نہ کریں
- ✔ ایسی صلہ رحمی نہ کریں جو حق سے روکے

وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۔۔۔۔ (الأنعام:152)

- ✔ اور جب بات کرو تو انصاف کرو خواہ رشتہ دار ہو۔